Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل بِیَدِ اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھش - ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ — ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۹

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۱ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کا کل جو دانت نکالا گیا تھا۔ اس کی خالی جگہ پر آج کم و بیش درد رہی۔ عام طبیعت اچھی ہے احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت ویسی ہی رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

— قادیان ۱۱ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سارے جسم میں شدید درد۔ نزلہ اور بخار کی وجہ سے زیادہ ناساز رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ شب درد نقرس کی شکایت رہی۔ اور بخار بھی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج بھی سر درد اور آنکھوں میں درد اور بخار کیوجہ سے ناساز رہی۔ دعائے صحت کی جائے۔

— جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ چونکہ الیکشن کے سلسلہ میں مصروف ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب خان صاحب منشی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کو ان کی جگہ قائم مقام ناظر اعلےٰ مقرر فرمایا ہے۔ اور خانصاحب منشی برکت علی صاحب کو قائمقام ناظر بیت المال۔

— آج پانچ بجے شام جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ نے شیخ نور احمد صاحب منیر کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

مسٹر جناح کے خلاف احرار کی شرمناک غلط بیانی

(از ایڈیٹر)

نئے انتخابات کے متعلق جدوجہد شروع ہوتے ہی احرار کو اپنے افسوسناک طریق عمل کے کاربند ہونیکے لئے ایک بہانہ مل گیا ہے چنانچہ وہ چند ایک احراری لیڈر جو کانگرس اور یونینسٹ پارٹی میں کلیتہً مدغم ہو جانے سے ابھی تک بچے ہوئے ہیں اپنی تحریر اور تقریر میں ان لوگوں کے متعلق جنہیں وہ اپنا مدمقابل سمجھتے ہیں۔ نہائت ہی شرمناک الزام تراشیوں سے کام لے رہے ہیں۔ تھوڑے ہی دن ہوئے مسٹر مظہر علی صاحب اظہر نے جو اپنے آپ کو احرار کا نفس ناطقہ سمجھتے ہیں اپنی انتخابی مہم کے آغاز پر ایک مجمع عام میں مسٹر جناح کے خلاف غلط بیانی کرتے ہوئے کہا۔

"قائد اعظم ایک پارسی عورت سے شادی کرتے وقت سول میرج ایکٹ کے حلف نامہ کے رو سے اپنے مسلمان نہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ کیا قرآنی احکام عقد و مناکحت سے باغی انسان مسلمانوں کا قائد اعظم بن سکتا ہے افسوس

ایک کافرہ عورت کیلئے دین کو چھوڑا
یہ قائد اعظم ہے کہ ہے کافر اعظم"

انتخابات کے سلسلہ میں اس قسم کی بدزبانی اور الزام تراشی احرار کا ہی کام ہو سکتا ہے ورنہ کسی عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی۔ کہ ایک نہائت پرانے واقعہ کو آج سیاسی انتخابات کے موقعہ پر نہائت ہی غلط پیرایہ میں پیش کرنا اور پھر شاعری کی ٹانگ توڑتے ہوئے کفر کا فتوےٰ لگانا کہاں کی حق پسندی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ مسٹر جناح نے ایک غیر مسلم عورت سے سول میرج ایکٹ کے ماتحت شادی کی یا اس معزز خاتون کے مسلمان ہونے کے بعد اسے اپنے عقد میں لائے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر شریعت اسلامیہ کی حفاظت اور اجراء کا کام احرار کے مختار کل مسٹر مظہر علی کے ہی سپرد ہو چکا تھا۔ تو وہ آج تک اس بارہ میں خاموش کیوں رہے۔ کیوں خود انہوں نے اسی وقت اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ جب یہ واقعہ ہوا تھا۔ اور کیوں مسٹر جناح کے کفر کا فتوےٰ آج سے پہلے صادر نہ کیا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اب مسٹر جناح کے خلاف بغض و کینہ سے مجبور ہو کر یہ ایک ایسا حربہ چلایا گیا ہے۔ جو مسٹر جناح کو نقصان پہنچانے کی بجائے خود احرار کی تہذیب و شرافت کے لئے باعث شرم ہے۔

مسٹر مظہر علی کے اس غیر شریفانہ الزام کی اطلاع جب مسٹر جناح کو پہنچی۔ تو انہوں نے کوئٹہ سے اخبارات میں یہ اعلان کرایا۔ کہ

"یہ امر نہ صرف تکلیف دہ اور موجب تاسف ہے۔ کہ مسٹر مظہر علی مجھے نامسلمان ثابت کرنے کے لئے اخلاقی فرومائیگی کی انتہائی پستیوں میں چلے گئے۔ بلکہ انہوں نے میری نجی زندگی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صرف دروغ بافی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام کے خلاف ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔ میرے خلاف افترا پردازی کی کمینہ حرکت کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور حسیات کو مشتعل کیا جائے"

(شہباز ۲۵ ستمبر)

چاہیئے تو یہ تھا کہ مسٹر جناح کے اس بیان پر اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے بیان کو واپس لے لیتے۔ لیکن مسٹر مظہر علی نے اس کے جواب میں اپنی پہلی بات پر اصرار کرتے ہوئے لکھا۔ کہ

"مسٹر جناح نے کوئٹہ سے ایک گول مول بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے یہی کہنا کافی سمجھا ہے۔ کہ میرے بارہ میں جو باتیں کہی گئیں ہیں وہ صریح کذب و افترا پر مبنی ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی خاص بات کا ذکر کئے بغیر محض ناواقف مسلمانوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے یہ بیان دیا ہے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ کم ازکم سول میرج کے بارہ میں اپنی پوزیشن کو صاف طور پر واضح کرتے۔ لیکن امید نہیں کہ وہ اس بارہ میں لب کشائی کریں"

اس کے ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دی کہ

"انشاء اللہ اس بارہ میں چند روز تک مزید واقعات پبلک کے سامنے آ جائیں گے"

(الفضل ۲۸ ستمبر)

لیکن اس کے بعد جو واقعات پبلک کے سامنے آئے وہ یہ ہیں۔ کہ اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے اپنے ۹ اکتوبر کے پرچے میں حقیقت کے چہرے سے نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"بعض سیاسی پارٹیوں نے سر ڈینشا پیٹٹ کی دختر سے مسٹر جناح کی سول میرج کے متعلق بحث چھیڑ رکھی ہے۔ مگر یہ امر موجب دلچسپی ہوگا کہ ۲۱ اپریل ۱۹۱۸ء کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں قبول اسلام کے عنوان سے ذیل کی خبر شائع ہوئی تھی۔

مشہور پارسی بیرونٹ سر ڈینشا پیٹٹ کی اکلوتی لڑکی نے کل اسلام قبول کر لیا۔ آج ان کی شادی آنریبل مسٹر ایم۔ اے جناح سے ہوئی"۔

اسی طرح ٹریبیون ۲۱ اپریل ۱۹۱۸ء میں یہ خبر درج ہے "بمبئی ۱۹ اپریل آج شام کو اسلامی شریعت کے مطابق مس رتن بائی پیٹٹ کی شادی کی رسم آنریبل مسٹر ایم۔ اے جناح سے ادا ہوئی۔ دلہن سر ڈینشا اور لیڈی پیٹٹ کی اکلوتی دختر ہیں۔

ان چند سطور نے جھوٹ اور کذب بیانی کے اس طومار کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ جو احرار نے بڑے اہتمام کے ساتھ مسٹر جناح کے خلاف جمع کیا تھا۔ اور جس کی بناء پر وہ مسلمانوں میں مسٹر جناح کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سمجھا ہوگا۔ اتنے عرصہ کی بات کا کوئی تحریری ثبوت کہاں سے پیش کریگا۔ اور اس طرح ان کا داؤ چل جائیگا مگر اب ان کے جھوٹ اور افترا کی ایسی قلعی کھل گئی ہے کہ وہ کسی کو موہنہ دکھانے کے قابل نہیں۔ گویا جو اثر اور نتیجہ وہ مسٹر جناح کے خلاف جھوٹ اور کذب کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس سے بہت زیادہ برا نتیجہ ان کے جھوٹے

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر [illegible] شائع کیا

ایڈیٹر — غلام نبی

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند سے مخلصانہ گذارش

جناب خواجہ غلام نبی صاحب گلکار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سری نگر نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کے کشمیر تشریف لے جانے کے موقعہ پر آپ کی خدمت میں ایک مخلصانہ مکتوب لکھا جس میں گذارش کی ہے۔ کہ محلہ روضہ بل خان یار میں حضرت مسیحؑ کے روضہ پر تشریف لائیں جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر تشریف لائے۔ اور فوت ہو کر اس روضہ میں دفن ہوئے۔

تار کے ذریعہ درخواست دعا

(۱) تار سے احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کی علالت کی اطلاع پہنچی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔

(۲) دہلی سے ایک خاتون جن کا نام نہیں پڑھا گیا بذریعہ تار اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فلسطین کو ایک اور مجاہد کی روانگی

شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل فلسطین بحیثیت مبلغ تشریف لے جا رہے ہیں۔ مقامی احباب جماعت اُن کے واسطے تکلیف فرما کر اسٹیشن پر الوداع کہیں۔ سب جماعت سے استدعا ہے کہ اپنی دعاؤں میں شیخ صاحب مکرم کو یاد رکھیں۔

شیخ صاحب موصوف ۱۳۔ اکتوبر بروز ہفتہ قادیان سے شام کی چھ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو کر امرتسر سے فرنٹیر میل پر سوار ہونگے آگرہ۔ جھانسی بھوپال کی جماعتوں کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ اور جو جو احباب جہاں جہاں مل سکیں مل لیں۔ (ناظم تبلیغ بیرون ہند تحریک جدید)

احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نیا باب

تجارت کے لئے وقف کی تحریک کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ "یہ وقف وقف نمبر ۲ کہلائیگا۔ اس طرح نہیں کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہم کو پڑھا کر مبلغ بنا کر بھیجو۔ بلکہ اس طرح کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہم کو جہاں چاہیں بھیج دیں اور جو تجارتی یا صنعتی کام ہمارے لئے تجویز کریں ہم وہ کرینگے۔ اس کو بڑھانے کی کوشش کرینگے۔ اس طرح خدا کے فضل سے احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نیا باب کھل جائیگا۔ اور لاکھوں لاکھ آدمی احمدیت میں شامل ہونگے۔"

نوجوان آگے آئیں تاکہ وہ وقت زیادہ سے زیادہ نزدیک آجائے۔ جبکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی اس دنیا کا مذہب ہو۔ اور بندگانِ خدا۔ خدائی حکومت کو زیادہ سے زیادہ اپنے اوپر قبول کریں۔ (ناظم تجارت)

درخواست ہائے دعا

(۱) منشی غلام رحمٰن صاحب نواکھلی بیمار ہیں۔ (۲) عبد القدوس صاحب ٹھیکیدار شاہجہانپور کا لڑکا محمد آصف ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے۔ (۳) اہلیہ شبیر محمد صاحب نور پور نون ضلع سرگودھا علیل ہیں۔ (۴) منور الدین احمد صاحب امرتسر امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۵) الطاف حسین صاحب اودے پور کٹیا دینی اور دنیاوی مشکلات میں مبتلا ہیں (۶) شیخ عبد الکریم صاحب ٹیکسلا جنکشن کی اہلیہ اور لڑکا بیمار ہیں۔ (۷) اہلیہ صاحبہ ہدایت اللہ خان صاحب نئی دہلی بیمار ہیں۔ (۸) ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ اپنے داماد اور دیگر عزیزان کی ملایا سے بخیریت واپسی کے لئے دعا کے خواہاں ہیں۔ (۹) حکیم حاجی سید شاہنواز شاہ صاحب کھرڑ ضلع انبالہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۱۰) چوہدری عزیز احمد صاحب میگاؤں (سی۔ پی) روحانی کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ (۱۱) فیاض احمد صاحب واقف زندگی محلہ دار الرحمت عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ (۱۲) حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شہید قادیان کا بچہ محمد مفلح شدید بیمار ہے۔ (۱۳) محمد خالد صاحب جھانسی سخت بیمار ہیں (۱۴) ملک بشیر احمد خان صاحب اسسٹنٹ انجینیر شیخوپورہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ۱۰ نومبر کو [illegible] جہاز سے [illegible] ہیں۔ احباب [illegible]

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند سوالات کے جواب

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مورخہ ۲۱ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے مندرجہ ذیل سوالات دریافت کئے ہیں جن کے جوابات جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ان کے بالمقابل درج ہیں۔

(۱) جنگ کربلا کا واقعہ کیوں پیش آیا حالانکہ فریقین سچے مسلمان تھے اور اسلام کا شروعات کا زمانہ تھا؟

یہ ضروری نہیں کہ شروع میں سب ہی نیک ہوں خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں منافق تھے یا نہیں؟

(۲) کیا یہ جنگ اسلامی جنگ کہلا سکتی ہے۔ اور اس میں مارے جانے والا شہید ہو سکتا ہے؟

چونکہ حضرت امام حسینؓ مظلوم تھے۔ انہیں یہ اعتراض تھا کہ خلافت انتخابی کو مٹایا نہ جائے اسلئے وہ اور ان کے ساتھی شہید تھے۔

(۳) امام۔ ولی۔ خلیفہ اور نبی کی تعریف کیا ہے۔ اور کام دنیا میں کیا کرتے ہیں؟

نبی جسے اللہ تعالیٰ نبی بناتے اور دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہو۔ خواہ شریعت لائے یا بلا شریعت ولی وہ جو خدا رسیدہ اور امام اصل میں تو خلیفہ اور نبی کا نام ہے مگر محاورہ میں بڑے بزرگ کو ہی کہتے ہیں۔

(۴) قیامت کے روز انسان کے اعمال پر فیصلہ ہوگا۔ یا ان کے بانیٔ مذہب کی شفقت پر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے پہلے کی امتوں کا بھی دوبارہ فیصلہ ہوگا؟ حالانکہ ان کو فوراً ان کے عملوں کا پھل مل جایا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل پر۔ جیسے انسانی اعمال جن میں ایمان بھی شامل ہوگا فیصلہ ہوگا۔

محمد عبد اللہ اعجاز پرائیویٹ سکرٹری

مصلح موعود کی پیشگوئی کا ایک نیا پہلو

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ آج ساڑھے گیارہ بجے جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کی تصدیق کے بارے میں ایک نئے پہلو پر مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور پرنسپل صاحب جامعہ کے مختصر ریمارکس کے بعد محترم صدر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وحی الٰہی اور پیشگوئیوں کے کئی بطون ہو سکتے ہیں اس لئے اگر کوئی اور تصدیقی پہلو بھی پیدا ہو تو اچھی بات ہے۔ ہاں یہ امر ضرور قابل غور ہے کہ نیا خیال ثابت شدہ حقائق سے ٹکرانے والا نہ ہو۔ قلت وقت کے باعث آج مولوی صاحب پوری وضاحت نہیں کر سکے۔ انہیں اس موضوع پر مزید موقعہ ملنا چاہئے تا پورے مذاکرہ سے بات نمایاں ہو سکے۔

وعدوں کا وقفہ

تراجم قرآن کریم کے وعدے پورے کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ہے جس میں اب چند ہی دن رہ گئے ہیں۔ وہ احباب جنکے وعدہ کی رقم قابل ادا ہے۔ ان کو جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ موعودہ کی وصولی کے ارسال کیا جا چکا ہے وہاں خطوط کے ذریعہ بھی لکھا گیا ہے۔ مگر بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ انہوں نے وعدہ تو تراجم کا بھی کیا۔ اور تحریک جدید کے گیارھویں سال میں بھی حصہ لیا مگر اب تک ادائیگی ہر دو کی باقی ہے۔ بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں کہ تراجم کا وعدہ پورا کر دیا مگر تحریک جدید کا ادا کرنا ہے۔ اور تحریک جدید کا ادا کر دیا۔ تو تراجم کا وعدہ سالم کا سالم ان کے ذمہ ہے۔ ایسی جماعتوں کے عہدہ داران یا افراد کو لکھا جا رہا ہے۔ کہ وہ تراجم کی رقم ۳۱ اکتوبر تک اور گیارھویں سال کی رقم ۳۰ نومبر ۴۵ء تک ادا کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روس میں کمیونزم کا خاتمہ

"روس میں پھر انقلاب" کے عنوان سے برطانیہ کے اس پارلیمنٹری وفد کے ایک رکن مسٹر کننگ ہال کا مضمون "پرتاپ" ۳۰ ستمبر میں شائع ہؤا ہے۔ جو ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی کی طرف روانہ ہؤا تھا۔ یہ اپنی قسم کا پہلا تاریخی وفد تھا۔ جو برطانیہ سے سوویٹ روس کے علاقہ میں بھیجا گیا۔ اس کی بڑی آؤ بھگت کی گئی۔ اعزاز واحترام کے ساتھ مختلف ادارے دکھائے اور سٹالن نے خفیہ ملاقات میں یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ جو کچھ دیکھیں اسے دوسروں تک پہنچائیں ان حالات میں اس مضمون کی اہمیت کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ اس مضمون سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کمیونزم کے متعلق جو دعوے کئے جاتے۔ اور جو اصول بیان کئے جاتے ہیں وہ سراسر بے بنیاد ہیں۔ اور یہ ان کے ناقابل عمل اور کھوکھلے پن کا بیّن ثبوت ہے اس کے متعلق ضروری اقتباسات ذیل میں ملاحظہ ہوں لکھا ہے۔

موجودہ حالات

روس کے موجودہ حالات کیا ہیں۔ اکثر آدمیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ روسی ایسے کمیونسٹ یا بالشویک ہیں۔ جن کے مونہہ میں چاقو ہے اور بغل میں خنجر۔ اور دل میں یہ پُرجوش خواہش کہ کسی طرح دنیا بھر کی سرمایہ دار حکومتوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ لیکن تھرڈ انٹرنیشنل کی سرگرمیوں میں کمیونزم کی جو صورت نظر آتی ہے اس صورت والا کمیونزم روس میں صرف مر ہی نہیں چکا۔ اور دفنا ہی نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس کی خاک بھی آج روس کی گلیوں میں کہیں نہیں ملتی۔ آج اسے "ٹراٹسکی ازم" کہا جاتا ہے اور ایک ناقابل عمل معمہ خیال کیا جاتا ہے۔

روس کی واحد سیاسی پارٹی

روس میں جس واحد سیاسی پارٹی کو اپنی ہستی برقرار رکھنے کی اجازت ہے۔ اس کا نام کمیونسٹ پارٹی ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد بہت محدود ہے۔ لیکن روسی زندگی کی سب بڑی بڑی اور مشہور شخصیتیں اس پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں میری رائے میں تو اس کا یہ نام "برعکس نہند نام زنگی کافور" کا پورا پورا مصداق ہے۔ روس کی موجودہ کمیونسٹ پارٹی کا نام جس کے مارشل سٹالن جنرل سیکرٹری ہیں "روسی نیشنل پارٹی" یا آل الشین محبان وطن پارٹی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ روسی حکومت کی نگاہوں میں اس وقت "روسی قومی مفاد" کا درجہ سب سے زیادہ اونچا ہے۔ اور اس مختار کل مارشل سٹالن کو یہ پورا پورا یقین ہے۔ کہ آجکل ہم ایک ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس میں طاقت عریاں ہی سب کچھ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ مارشل سٹالن کا یہ خیال ہے۔ کہ مجموعی تحفظ اور بین الاقوامی تعاون روس کے لئے بڑے بیش قیمت ثابت نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ روس کو بہت سی طاقت حاصل ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ اس طاقت کو روسی مفاد کے تحفظ میں خرچ کر سکے اگر مجموعی حفاظت کا کوئی ذریعہ پیدا ہو سکا۔ تو وہ اپنی اس طاقت کو اس کے حق میں ہی استعمال کریگا۔ لیکن جب تک وہ پیدا نہیں ہوتا تب تک یہ سب طاقت روس کے لئے ہی ہے

روس میں مختلف طبقے

نامہ نگار مذکور سویٹ روس میں مساوات کا نقشہ کھینچتا ہؤا لکھتا ہے۔

روس کی موجودہ جماعت بندی کو مختصراً اس صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

(۱) مسلح فوجوں کے افسر۔ نوکر شاہی افسر جن کی روس میں کچھ کمی نہیں (۲) صنعتی کام کرنے والے مرد اور عورتیں (۳) کارخانوں کے افسر (۴) دستکار (۵) مصنف اور محرر (۶) شاعر (۷) گویے (۸) پروفیسر اور استاد (۹) امیر کسان اور امیر مزدور (۱۰) کمیونسٹ پارٹی کے افسر (۱۱) غیر ملکی مدبر اور اخبار نویس

ان اعلیٰ جماعتوں میں بھی لوگوں کے مختلف درجے اور سطحیں ہیں۔ اور ان کے نمایاں نشانوں اور علامتوں میں طرح طرح کے تمغے اور دوسرے آرائشی ونمائشی خاص نشانات ہیں۔ جو سوویٹ یونین میں ہر طرف بکثرت نظر آتے ہیں۔ جب میں وہاں تھا تو میں نے ایک دن ایسے ۴۸ علامتی نشان گنے۔ ان میں ایک نشان سوویٹ یونین کی بہادر ماؤں کا بھی تھا۔ جو ابھی ابھی مقرر کیا گیا ہے۔ یہ اس خاتون کی نذر کیا جاتا ہے۔ جو کم سے کم دس بچے پیدا کرے۔ زیادہ چاہے کتنے بھی ہوں۔ چنانچہ ایک ماں کے ۲۴ بچے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روس کی اوسط پیدائش یورپ بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ دستکاروں اور مصنفوں کے بھی الگ الگ درجے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی مانند وہ اپنی اپنی ٹریڈ یونینوں کے ساتھ ملحق ہیں۔ یہ نشان جو پبلک میں ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ مختلف طرح کے حقوق بھی وابستہ ہیں۔ جن سے مالی سہولت کے علاوہ اور بھی کئی طرح کی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ روس میں بڑے چھوٹے کا کوئی امتیاز نہیں۔ سب کو ایک جیسے حقوق حاصل ہیں۔ اور سب ایک جیسے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ ذرا غور فرمائیں۔ کہ روس میں اور دوسرے ممالک میں کیا فرق ہے

سرکاری چور بازار

کمیونزم زدہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ روس ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں مزدوروں کو ان کے جائز حقوق حاصل ہیں۔ اور سرمایہ دار ان سے ناجائز فوائد نہیں حاصل کر سکتے۔ مگر حقیقت کیا ہے ذیل کی سطور میں ملاحظہ فرمائیں۔

خدمات کے معاوضہ کے متعلق روس کی موجودہ روش میری رائے میں بالکل سرمایہ دارانہ ہو گئی ہے۔ جو ذاتی منافع کے اصل کی "ننگی پرستش" کی حد تک پہنچتی جا رہی ہے۔ روسی یونیورسٹیوں میں تعلیم بے شک مفت ملتی ہے۔ لیکن بسر اوقات کا الاؤنس (یا وظیفہ کی رقم جسے یہ نام دیا جاتا ہے) امتحان میں حاصل کردہ نمبروں پر ہی منحصر ہے۔ تجارتی دوکانیں بھی سرکاری سٹورز ہیں۔ جہاں سے ہر ایک چیز اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی راشن قیمت سے دس بیس یا اس سے بھی زیادہ گنا قیمت ادا کرکے خریدی جاسکتی ہے۔ مثلاً ایک خاص چیز جو روسی مزدور اپنی پوشاک کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس کو اپر یٹو سٹور سے خریدی جائے۔ جس کے ساتھ اس خریدار کا تعلق ہے تو وہ ۱۳۰ روبل (روسی سکہ) میں مل جائے گی۔ لیکن اگر وہی کسی تجارتی سٹور سے خریدی جائے تو اس کی قیمت پندرہ سو روبل ہوگی۔ ایک معمولی لپ سٹک کی قیمت راشن کے طور پر اگر پانچ روبل ہے۔ تو سرکاری تجارتی دوکان پر ۸۰ روبل ہوگی۔ گویا یہ سب تجارتی دوکانیں ایک طرح سرکاری چور بازار ہیں۔ جس کے دو اسباب ہیں۔ ایک تو ان لوگوں کو راشن کی مقدار سے زیادہ خوراک اور دوسرا سامان حاصل کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ دوسرے جن خاص حقوق رکھنے والی پارٹیوں کے پاس فالتو روپیہ ہوتا ہے۔ وہ سب سرکاری خزانوں میں واپس پہنچ جاتا ہے اور گورنمنٹ کو نئے سکے اور نوٹ تیار کرانے نہیں پڑتے۔

سرمایہ پرستی

تمام شہروں یا ان کے گلی کوچوں میں ایسے کھلے بازار اور دوکانیں بھی ہیں۔ جہاں کسان یا اور کوئی اپنا سامان لاکر بیچ سکتا ہے۔ کسان اکثر مشترکہ کھیتیوں کی تنظیم کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ جہاں انہیں لازمی طور پر کسی نہ کسی چیز کی ایک مقررہ مقدار پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اور اسے حکومت مقررہ قیمت پر خرید لیتی ہے۔ اس سے زیادہ جو مال یعنی چیز وہ پیدا کرتے ہیں۔ اسے کھلے بازار میں من مانی قیمت پر فروخت کرنے کا حق انہیں ہوتا ہے۔ اس طرح اگر وہ اپنے مقررہ کوٹہ سے کچھ زیادہ مال پیدا کر سکیں۔ تو اس سے وہ خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس پہلو میں جیسا کہ میں نے اپنے دوستوں سے بھی ذکر کیا تھا۔ روس برطانیہ سے بھی بڑھ کر سرمایہ پرست ہے۔ کیونکہ ہمارے وزیر زراعت تو اپنے ایجنٹوں اور علاقہ کی زراعتی کمیٹی وغیرہ کے ذریعہ ہماری ساری پیداوار پر قبضہ کرتے ہیں۔ اور کسی کو اپنی پیداوار آزادانہ طور پر کھلے بازار میں فروخت کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتے۔

فوجی افسروں کو رعائتیں

فوجیوں کی خاص خاطر داری کے لئے ان سے جو امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ایک برطانوی کرنل نے مجھ سے ذکر کیا کہ روسی فوج کے سپاہیوں کو جو تنخواہ اور ان کے بال بچوں کو جو الاؤنس دیا جاتا ہے۔ وہ برطانوی فوجوں سے بہتر ہے۔ روسی فوجی افسر جب چھٹی پر ماسکو آتے ہیں۔ تو ان کی جیبیں سکوں سے بھری ہوتی ہیں۔ جنہیں وہ سرکاری نائٹ کلب میں جی کھول کر اڑاتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماسکو میں اگرچہ ایک بجے رات کو "کرفیو" بج جاتا ہے۔ مگر اس نائٹ کلب میں صبح پانچ بجے تک چہل پہل رہتی ہے۔ جس کنٹین کے ساتھ اپنے ٹریڈ یونین یا کارخانہ کے ذریعہ ان کا تعلق ہوگا۔ وہاں سے چند روبل میں ہی انہیں ایسی اچھی صحت بخش خوراک مل جائیگی جو کسی بھی تجارتی ہوٹل سے کئی سو روبل میں ہی مل سکتی۔ اس کے علاوہ کئی کمشن شاپس بھی ہیں۔ جنہیں سرکاری کباڑ خانہ ہی کہنا چاہئے۔ کیونکہ وہاں ہر طرح کی پرانی چیزیں سرکاری انتظام کے ماتحت فروخت ہوتی ہیں۔

مکانوں کی قلت

روسی شہروں میں اس جنگ کی بدولت مکانوں کی سخت دقت ہے۔ سبھی قابل قیام مکانوں پر مقامی حکومت یا ویسی ہی دوسری جماعتوں کا قبضہ ہے۔ اور ہر شخص کو اس کی حیثیت اور درجہ کے مطابق رہنے کے لئے اعلیٰ ادنیٰ جگہ مل جاتی ہے۔ جس کا وہ مناسب کرایہ ادا کرتا ہے۔ تباہ شدہ شہروں میں نئی عمارتوں کے لئے بڑے بڑے قطعات مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ "گلزار شہروں" کے نمونہ پر مکانوں کے بڑے بڑے بلاک تعمیر کئے جانیکی غرض سے نقشے بھی بنے بنائے تیار ہیں۔ ہر شخص یا فیملی کو ان میں رہنے کے لئے جو جگہ دی جائے گی۔ وہ جدید ترین معیار کے عین مطابق ہوگی۔ اور چند سال کے اندر ہی اندر یہ کام پورا ہو جائیگا۔

غرض رہنا سہنا۔ کھانا پینا اور دوسرے معاملات میں وہی امتیازات موجود ہیں جو دوسرے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر کہا جاتا ہے۔ کہ روس میں کسی مذہب کی مخالفت نہیں کی جاتی۔ ہر مذہب وملت کے لوگوں کو مذہب کے بارے میں پوری آزادی ہے۔ مگر ہو کیا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مذہب کی مخالفت

لینن گراڈ میں ایک ناستک عجائب گھر ہے جو ایک ایسی پارٹی کا کارنامہ ہے۔ جو مذہب کی سخت مخالف ہے۔ اور پارٹی لائن پر ہی جاری ہے۔ یہ شاید اس زمانہ کی یادگار ہے۔ جب روس میں منظم مذہب اور حکومت کی ٹکر ہو رہی تھی۔ اور نام نہاد کمیونسٹ پارٹی اپنے دشمن کو ملیا میٹ کرنا چاہتی تھی۔ اگرچہ اب بھی روس اس درجہ تک نہیں پہنچا۔ جبکہ مارشل سٹالن تازہ فتح کے لئے خدا کا شکر بجالانے کے لئے کسی گرجہ میں جانے کو تیار ہو۔ مگر پھر بھی روس اس سمت میں بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔

مذہب کی ضرورت

نامہ نگار مذکور روس میں ہر طرف لامذہبیت کا دور دورہ دیکھ کر لکھتا ہے۔

روسی نوجوان مذہب کی طرف کچھ بھی راغب نہیں معلوم ہوئے۔ لیکن نہ تو وہ صرف روٹی سے ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ نہ ٹینکوں ہوائی جہازوں بڑے بڑے پانی اور بجلی کے کارخانوں سے ہی ان میں اصلی زندگی قائم رہ سکتی ہے خصوصاً اس صورت میں جبکہ تھرڈ انٹرنیشنل کی صورت کا کمیونزم بھی اپنے مذہبی رنگ وروپ میں روس کی موجودہ حکومت سے بغاوت اور غداری کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ اس لئے اس کے نعم البدل کے طور پر کسی نہ کسی چیز کا پیدا ہو جانا لازمی ہے۔ اپنی اس سیاحت میں مجھے روسی طالب علموں اور ان کے استادوں سے کئی جگہ کھلی کھلی بات چیت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ سورڈ لووسک جس کا پہلا نام "یے کاٹرنبرگ" تھا۔ وہ حصہ ہے۔ جہاں ۱۹۱۸ء میں زار اور اس کے خاندان کا خاتمہ کیا گیا تھا۔ اس کی آبادی اس وقت دس لاکھ ہے۔ اور وہ اس وقت روس کے ایک نئے صنعتی مرکز کی حیثیت سے بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ وہاں ایک بڑا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ہے۔ جس میں چار سو استاد تعلیم دیتے ہیں۔ وہاں کی لائبریری میں ایک انجیل بھی دیکھی گئی۔ مگر اس پر پڑا ہوا گرد وغبار یہ ظاہر کرتا تھا۔ کہ یہ ایک مدت سے اپنی جگہ سے نہیں ہلائی گئی۔

آخر میں نامہ نگار مذکور لکھتے ہیں۔

ایک غیر ملکی مبصر نے بیان کیا ہے۔ کہ اگلے دس سال میں کمیونسٹوں اور ان کے مخالفوں میں ایک زبردست کشمکش شروع ہو جانے کا امکان ہے۔

منیر احمد ریس

وقف جائداد وآمد

جائداد وقف کرتے وقت جائداد کی تفصیل اور موجودہ قیمت درخواست پر درج کرنا ضروری ہے آمد ۲ ماہ سے زیادہ کسی کی طرف سے بطور وقف قبول نہیں کی جائیگی۔

انچارج تحریک جدید

لنڈن کے ہائڈ پارک میں صداقت اسلام پر مباحثات

عیسائیت کے نمائندہ پادری صاحب کا میدان سے فرار

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن تحریر فرماتے ہیں:۔ ۶ جولائی کو مسٹر گرین کی خواہش پر حضرت مسیح کی صلیبی موت پر مباحثہ ہوا۔ میں نے حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچنے کے ثبوت میں انجیل سے چھ حوالے پیش کئے جنمیں سے وہ کسی ایک کا بھی جواب نہ دے سکا۔ دوران بحث میں اس نے کہا قرآن مجید میں لکھا ہے کہ وہ مریگا پھر جی اٹھیگا۔ اور بعض مسلمانوں نے کہا He was crucified کہ وہ مصلوب ہو گیا تھا میں نے کہا ایک شخص کو کسی آیت کے ترجمہ یا تفسیر کا تو حق ہے۔ لیکن ایک خلاف واقعہ بات اپنے پاس سے بنالینا کسی طرح ایک مذہبی آدمی کے لئے زیبا نہیں۔ میں نے کہا مسٹر گرین اس بات کا ثبوت پیش کریں کیونکہ کسی مسلمان نے مسیح کے صلیب پر مرنیکو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے جارج سیل کی تفسیر پڑھنی شروع کی۔ اس نے بھی یہ قول نقل کیا تھا کہ بعض مسلمان انکی طبعی موت کے قائل ہیں۔ اور یہ کہ مرنیکے بعد وہ اٹھایا گیا۔ اس پر اُسے اتنا شرمندہ ہونا پڑا۔ کہ پلیٹ فارم سے اتر کر نیچے بیٹھ گیا اور میں دیر تک سوالوں کے جوابات دیتا رہا۔ اس کے بعد تین اشخاص مسجد میں آئے جن سے گفتگو ہوئی۔

۱۳ جولائی کو موضوع مباحثہ یہ تھا۔ کہ اگر حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے اور زندہ اتارے گئے تو وہ اس کے بعد کہاں گئے۔ میں نے پہلے بیس منٹ میں یہ بیان کیا۔ کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اتارے گئے۔ پھر اپنے شاگردوں سے ملے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ چالیس روز کے بعد انہیں الوداع کہی۔ وہ کہاں گئے اسکے متعلق پہلے میں نے سنڈے کے ڈسٹرکٹ جج مسٹر ڈاکرا اور ایک جرمن پروفیسر کی تحقیقات بیان کی۔ جسمیں انہوں نے مسیح کے صلیب سے زندہ اتار جانے اور آخر کار طبعی وفات پانیکا اقرار کیا ہے۔ پھر میں نے اناجیل سے مسیح کا اصل مشن بتایا۔ پھر یہ کہ وہ پہلے دمشق گئے وہاں سے نصیبین اور نصیبین سے ایران کے رستے ہندوستان پہنچے۔ اور انکی قبر سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔ جواباً مسٹر گرین نے اناجیل سے حوالے پڑھنے شروع کر دیئے کہ مسیح نے صلیب پر مرنا تھا۔ اور یہ کہ وہ صلیب پر مر گیا۔ میں نے کہا ان حوالوں پر گذشتہ جمعہ بحث ہو چکی ہے اور اناجیل میں بہت سی باتیں خلاف واقعہ درج ہیں مثلاً ایک پاگل سے بد روحوں کا نکالنا جو قریباً دو ہزار تھیں۔ مسٹر گرین نے کہا کہ ایسا کہیں نہیں لکھا میں نے مرقس سے دکھایا۔ کہ وہ خنازیر جنمیں وہ بد روحیں داخل ہوئیں قریباً دو ہزار تھے۔

۲۰ جولائی کو مسٹر گرین نے ٹیلیفون پر کہا کہ وہ بوجہ زکام مباحثہ نہیں کریگا۔

۲۷ جولائی کو مسٹر گرین نے مسیح کے مردوں سے جی اٹھنے کے متعلق تقریر شروع کی۔ لیکن کوئی نئی بات بیان نہ کی۔ میں نے اناجیل سے اسکے خلاف دلائل دیتے ہوئے اناجیل کے متناقض اقوال پیش کئے۔ مسٹر گرین نے مسیح کی پیدائش اور صلیب کے واقعہ کو قرآن مجید سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسمیں تناقض ہے کیونکہ اسمیں لکھا ہے۔ کہ مسیح کا شبیہ سولی دیا گیا۔ میں نے آیت کے صحیح معنے بتائے۔ میں نے جب یہ حوالہ پیش کیا۔ کہ مریم مگدلینی جب اتوار کے روز قبر پر گئی جبکہ ابھی اندھیرا تھا۔ مسٹر گرین نے کہا اندھیرے کا لفظ نہیں۔ میں نے یوحنا سے حوالہ دکھا دیا۔ پھر میں نے کہا پولوس صاف طور پر کہتا ہے۔ کہ مسیح میری انجیل کے مطابق مردوں سے جی اٹھا۔ اور ہمارے لئے کفارہ ہو گیا۔ مسٹر گرین نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ اُسے حوالہ دکھایا گیا۔ اس کے بعد بھی دو شخص مسجد میں گفتگو کے لئے آئے۔

مسٹر گرین کا مباحثہ سے فرار

چونکہ دوسرے عیسائی مسٹر گرین کی شکست کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ اور اُسے آخری مباحثات میں پے در پے شکست کھانی پڑی۔ اسلئے اس نے برادرم عبدالعزیز کو خط لکھا۔ اور آئندہ مباحثہ کرنے سے اس بنا پر انکار کیا۔ کہ میرے دلائل بیفائدہ اور بے نتیجہ ہیں۔ ۳ اگست کو اسکا خط برادرم عبدالعزیز نے حاضرین کو پڑھ کر سنایا جس کی میں نے تشریح کی۔ کہ مسٹر گرین آج اس لئے حاضر نہیں ہوتے۔ اور مباحثہ سے اسلئے انکار کیا ہے کہ انکے دلائل زبردست ہوتے تھے۔ اور ناقابل تردید تھے اس لئے وہ آئندہ اپنے گھر میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسیح کی دعاؤں کا مقابلہ

میں نے گزشتہ مباحثہ کا خلاصہ بیان کرکے اسلام کی تعلیم کی فضیلت کا ذکر کیا۔ سوالات کیوقت ایک شخص نے جو اپنے آپکو فلسفی خیال کرتا تھا۔ سوالات کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کی فضیلت ثابت کرنی چاہی۔ اسنے کہا کہ مسیحؑ نے اپنی ذاتی خوبی اور فضیلت کا اظہار اپنی دعا کے ذریعہ کر دیا۔

جو اس نے صلیب کے وقت اپنے دشمنوں کے لئے کی۔ اے باپ تو انہیں معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ میں نے کہا۔ بیشک مسیح نے دعا کی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنے مخالفوں اور جانی دشمنوں کے لئے دعا کی۔ جبکہ آپ کے زخموں سے خون بہ رہا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اے خدا تو میری قوم کو ہدایت دے۔ کہ وہ سیدھا راستہ اختیار کر کے تیرے انعامات کے وارث ہوں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کس نعمت سے اب تک محروم ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا زیادہ مکمل ہے۔ کیونکہ ہدایت تو گناہوں کی معافی کے بعد ہی مل سکتی ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ مسیح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ کیونکہ یہود کے مسیح کو صلیب پر لٹکانے کی سزا مسیح نے یہ بیان کی تھی۔ کہ ان سے آسمانی بادشاہت یعنی نبوت وغیرہ چھین لی جائے گی۔ اور فی الواقعہ ان سے چھین لی گئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا نے یہود کو معاف نہ کیا۔ لہٰذا مسیح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا قبول ہو گئی۔ تمام اہل مکہ جو آپ کے جانی دشمن تھے۔ آپ کے سامنے لائے گئے۔ پہلے آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان سب کو ہدایت نصیب کی اور وہ اسلام لے آئے۔ اس دعا سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسیح پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پھر مسیح کے ایک قول کی تشریح پر اختلاف کے وقت سائل نے کہا۔ کہ مسیح کے اقوال کو سمجھنے کے لئے مغربی خیال ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا۔ مسیح مغربی نہ تھے۔ بلکہ مشرقی تھے۔ اور میں بھی مشرقی ہوں۔ لہٰذا میں ان کی باتوں کو آپ سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ اس نے کہا۔ میں مغربی بھی ہوں۔ اور مشرقی بھی۔ میں نے کہا تب بھی تم ان کے قول کو نصف حد تک سمجھ سکتے ہو۔ اور میں پورا مشرقی ہونے کی وجہ سے ان کے قول کو پورے طور پر سمجھتا ہوں۔ پھر میں نے مسیح کے قول کی صحیح تشریح بیان کی۔

ایک دہریہ کے سوال کا جواب

ایک دہریہ نے کہا۔ اس وقت ماہرین سائنس نے جن کے علم کا دنیا سکہ مانتی ہے۔ اور اس وقت کے فلاسفروں نے تحقیق و تدقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے۔ کہ وحی کوئی چیز نہیں ہے۔ انبیاء کا یہ ایک خیال اور وہم تھا۔ جو وہ سمجھتے تھے۔ کہ باہر سے وہ آواز سنتے ہیں۔ حالانکہ وہ آواز ان کے افکار اور خیالات نفسیہ کا نتیجہ ہوتی تھی۔ کیا آپ علمائے سائنس کی علمیت کا انکار کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا۔ یہ جو اس وقت کے علماء اور محققین اور فلاسفروں نے بڑی غور و خوض کے بعد نظریہ قائم کیا ہے یہ تو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کے بدوؤں کو بھی معلوم تھا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اس سوال کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی۔ یعنی خدا نے اپنے بندے کی طرف شاندار وحی کی۔ اور دل نے بھی اس مشاہدہ کو جھٹلایا نہیں۔ بلکہ تصدیق کی۔ اے لوگو کیا تم اس امر کے متعلق اس شخص سے جھگڑا کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ یہ ایک محض خیال اور وہم تھا۔ جس نے اسے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اور دل نے بھی اس کی تائید کی۔ یہ تو سراسر جہالت ہے۔ کہ جس کوچے سے تم واقف نہیں۔ جسے تم جانتے نہیں اس کے متعلق ایک ایسا حکم لگاتے ہو۔ جو ایک واقف اور تجربہ کار شخص کے تجربہ کے بالکل مخالف ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ وحی انبیاء کے تفکرات یا خیالات اور اوہام کا نتیجہ تھی۔ محض تمہارا اپنا وہم اور باطل خیال ہے۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں۔ دہریہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس نے کہا۔ اگر آئندہ جمعہ مجھے بھی اپنے پلیٹ فارم پر سے دس منٹ بولنے کا موقعہ دیں۔ تو میں پھر سوالات کرونگا۔ میں نے کہا بہت اچھا ہم آپ کو دس منٹ کے لئے پلیٹ فارم پر سے بولنے کی اجازت دیدینگے۔ گو اس روز رمضان شروع ہو چکا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم وقت مقررہ پر ہائیڈ پارک پہنچ گئے۔ لیکن وہ دہریہ خود نہ پہنچا۔ میں نے اسلام کی تعلیم بیان کی۔ اور اس پر سوالات کے جوابات دیئے۔ ماہ رمضان کے شروع ہو جانے کی وجہ سے لیکچروں کا سلسلہ بھی جاری نہ رکھا جا سکا۔ اور مباحثات کا سلسلہ جو گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا۔ وہ مسٹر گرین کے مباحثہ سے فرار اختیار کرنے کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ اور ہائیڈ پارک میں آنے والوں پر عیسائی مناظر کی شکست عیاں ہو گئی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

فہرست چندہ دہندگان بمد منارۃ المسیح ہال رقومات بیس و زائد از بیس روپے
از ابتدا تا ۱۸ اگست ۱۹۴۵ء

نام چندہ دہندگان	رقم وصول شدہ
سید ارشد علی صاحب لکھنؤ	۱۰۰
چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور	۲۰۰۰
سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب	۲۲
چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار کہروڑ پکا	۱۰۰
" عنایت اللہ صاحب بہاولپور	۱۰۰
بابو فضل دین صاحب ریڈر ہائیکورٹ لاہور	۳۰
شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ	۱۰۰
خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب راولپنڈی	۲۰۰
چودھری نذیر احمد صاحب امرتسر	۱۰۰
صوفی نبی بخش صاحب مانڈو ضلع لاہور	۲۰
چودھری نور دین صاحب ذیلدار چک ۶	۴۰
" نور محمد صاحب واقف رنانی کلاں	۱۰۰
چودھری نذیر احمد صاحب دولت پور	
پٹھانکوٹ	۱۰۰
بابو عبد الحمید صاحب شملوی قادیان	۱۰۰
محمد عبد اللہ صاحب لاہور	۱۰۰
حکیم عبد العزیز صاحب قادیان	۱۰۰
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی	۵۰۰
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب رانجھا	
ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب	۲۰
ملک امام دین صاحب پسر ملک	
گلاب دین صاحب سمبڑیال	۱۰۰
سیکرٹری صاحب مال جماعت کپورتھلہ	۲۰
ڈاکٹر مزمل حسین صاحب زابل ایران	۵۰
مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت	
مرزا بشیر احمد صاحب قادیان	۵۰
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب مع اہل و عیال لدھیانہ	۲۰۰
سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ	
مدظلہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قادیان	۲۰
بابو محمد شریف صاحب مع اہل و	
عیال باب الانوار قادیان	۲۰۰
محمد ابراہیم صاحب بھومہ وڈالہ	۲۰۰
عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ چک ۳۶ سرگودھا	۱۰۰
محمد ابراہیم صاحب انجمن احمدیہ عزیز پور ڈگری	۴۰
بشارت علی خان صاحب ہوشیارپور	۴۰
غلام رسول صاحب قمر جماعت سرگودھا	۵۰
عبد الرؤف صاحب جماعت ملتان	۵۰
محمد اسماعیل صاحب امین محلہ دار البرکات قادیان	۵۷/۴
چودھری عبد الوحید صاحب انسپکٹر	
دوکانات پٹھانکوٹ	۱۰۰

نام چندہ دہندگان	رقم وصول شدہ
ثناء اللہ صاحب اوورسیر ملٹری	
ورکس دہلی کینٹ	۳۱
مرزا صالح علی صاحب نبی سر روڈ سندھ	۱۰۰
عبد العزیز صاحب چک سکندر گجرات	۸۰
حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان	۲۰
بشیر احمد صاحب جماعت کوئٹہ	۱۶۲
مبارک علی شاہ صاحب سیکرٹری مال لدھیانہ	۲۰
مرزا فتح محمد صاحب قادیان	۱۰۰
سید لال شاہ صاحب آنبہ	۵۸
میاں بشیر احمد صاحب بذریعہ امانت قادیان	۱۰۰
سید نصیر احمد شاہ صاحب لیفٹیننٹ	۱۰۱
نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ [illegible]	۲۹
صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بذریعہ	
چودھری محمد اشرف صاحب	۴۰
پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ	
دار العلوم قادیان	۳۶
قریشی رشید احمد صاحب مدخلہ	
قاضی عبد الرحمٰن صاحب معادن شخص	۲۰
جماعت بھیرہ مدخلہ استانی میمونہ	
صوفیہ صاحبہ قادیان	۱۰/۸/-
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن بذریعہ امانت	۲۰۰
محمد امیر صاحب سیکرٹری کھاریاں گوجرانوالہ	۱۰۰
محمد الدین احمد صاحب پال رانچی	۱۰۰
سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت	
امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	۱۰۰
سید مسعود احمد صاحب قادیان بذریعہ امانت	۲۵
" محمود احمد " "	۲۰
ام داؤد احمد صاحبہ قادیان "	۴۰
غلام زینب صاحبہ مرحومہ اہلیہ بابو	
عبد الواحد صاحب مرحوم قادیان	۲۵
امۃ الرفیق صاحبہ بنت " " " "	۲۵
ڈاکٹر حاجی خاں صاحب میڈیکل افیسر سنگرور	۱۰۰
مرزا برکت علی صاحب دار العلوم قادیان	۵۰
اہلیہ صاحبہ ملک عطاء الرحمٰن صاحب راوی روڈ لاہور	۵۰
اسلم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ [illegible] محمد صاحب [illegible]	۵۰
محمد شفیع صاحب نوشہرہ ککے زئیاں حال دار الفضل	۱۰۰
عبد المجید صاحب احمدی سیکرٹری مال جماعت [illegible]	[illegible]
میجر شمیم احمد صاحب A.E.C.	۵۰
محمد عثمان صاحب ولد مولوی	
محمد اسحاق صاحب دار الرحمت	۲۵

نام چندہ دہندگان	رقم وصول شدہ
نذیر احمد صاحب امرتسری بجماعت [illegible]	۲۷
عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹ پنیار	
ضلع سرگودھا	۴۰
اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم ڈیرہ دون	۲۰
خان صاحب مبارک علی صاحب بوگرا بنگال	۵۰
غلام محمد صاحب مستری ریاکے سٹیٹ	۳۵/۴/-
محمد یوسف صاحب ٹریژری آفیسر مسقط	۲۵
فیض احمد صاحب اینڈ سنز سیکرٹری مال	
جماعت سرینگر	۲۰
میاں عبد الکریم صاحب حلقہ دہلی دروازہ لاہور	۱۰۲
عزیز اللہ صاحب چودھری پائی فورس	۶۰۰
غلام محمد صاحب ثالث منجانب	
ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور	۲۵
چودھری فقیر محمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	۶۵
خانبہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب سیالکوٹ	۱۰۰۰
سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ دہلی چھاؤنی	۱۲۰
چودھری حمید اللہ صاحب سولن شملہ بذریعہ امانت	۱۰۰
ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایران	
بذریعہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر	۲۰۰
اہلیہ صاحبہ سید رشید احمد صاحب " " " "	۵۰
سید محمد افضل صاحب حلقہ مسجد فضل قادیان	۲۵
اللہ داد صاحب ۳۲۷ جمعدار اکوٹمنٹ اے۔بی۔پی۔او	۳۰
قاضی شرف الدین صاحب سیکرٹری مال	۷۰
جماعت کوئٹہ	
سیٹھ اسماعیل آدم صاحب جماعت بمبئی	۱۱۰
زینب بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر	
محمد ابراہیم صاحب واقف زندگی	۵۰
مرزا محمد اسماعیل صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور	۱۰۲
میاں غلام محمد صاحب اختر	
راشننگ افیسر دہلی	۲۵
محمد عبد اللہ صاحب دفعدار	
جماعت احمدیہ فتح پور گجرات	۲۰
مختار احمد صاحب دہلی چھاؤنی	۲۲
ڈاکٹر ایم۔اے عامر صاحب	
سیکرٹری مال امرتسر	۴۰
صغریٰ بیگم قدسیہ صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ دہلی	۲۶
محمد دین صاحب وٹرنری ہسپتال [illegible]	۶
شمیم احمد صاحب ایس۔ایم معرفت	
ڈاکٹر ایس۔ایم رشید الدین صاحب آگرہ	۲۵
لیفٹیننٹ انوار احمد خاں صاحب [illegible]	۵۰

بقیہ دیکھو صفحہ ۶ کالم ۴

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے

خدام الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع پر انتظام مقام اجتماع

۱۹ — ۲۰ — ۲۱ - اخاء ۱۳۲۴ھ

انتظام مقام اجتماع کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہوتا ہے۔ سارے مقام اجتماع کی تیاری اس انتظام کے ذمہ ہوتی ہے۔ مقام اجتماع کا نقشہ کم از کم ایک ماہ قبل تیار کر کے صدر مجلس سے منظور کرانا ضروری ہوتا ہے۔ جس کے مطابق مختلف انتظامات اور دفاتر کے استعمال کے لئے بڑے چھوٹے دو درجن کے قریب نقشے تیار کئے جاتے ہیں۔ منظور شدہ نقشہ کے مطابق مقام اجتماع کے میدان میں تیاری مقام اجتماع کا کام ایک ہفتہ قبل شروع ہو جاتا ہے۔ صبح ناشتہ کے بعد نماز مغرب تک بیس تا تیس خدام بیک وقت کام کرتے ہیں۔ انتظام ہذا کے بعض تفصیلی کوائف عرض ہیں:-

اچھا خیمہ اور اچھی رہائش - انعامی مقابلہ

منتظم مقام اجتماع کی منظور شدہ سکیم کے مطابق خدام کا ایک انعامی مقابلہ ہوگا۔ انعام اس خیمہ کے حزب کو ملے گا۔ جو اپنا خیمہ اجتماع کے موقع پر صحیح طور پر لگائے گا۔ اجتماع کے دوران میں باقاعدگی کے ساتھ ہر وقت صاف اور ستھرا رکھے گا۔ تمام سامان سادہ اور قرینے سے لگائے گا۔ خیمہ کا ظاہر و باطن صفائی پسند نظر آتا ہو۔ استباق فی الخیرات ہمارا عنوان عمل ہے۔ اجتماع پر خیمے لگانا بھی نیکی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اس مقابلہ میں بھی اول رہنے کی کوشش کرے گا۔ انشاء

چار قطعات

مقام اجتماع کا رہائشی حصہ جس میں خدام کے خیمے لگائے جاتے ہیں چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ گزشتہ اجتماعات پر ان قطعات کے نام ا - ب - ج - د رکھے جاتے تھے۔ لیکن اس دفعہ صدر محترم نے ان قطعات کے باقاعدہ نام تجویز فرمائے ہیں۔

صداقت — امانت — دیانت — اطاعت

صدر مجلس کی یہ جدت پسندی خدام کے لئے یقیناً بابرکت ہوگی۔ انشاء

قطعات کے نگران

مقام اجتماع کا رہائشی حصہ جن چار قطعات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کے لئے باقاعدہ نگران مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان نگرانوں کے ذمہ خدام کی چوبیس گھنٹے کی نگرانی ہوتی ہے۔ مرکز کی تمام ہدایات کی اجتماع کے دوران میں انکی وساطت سے تعمیل کرائی جاتی ہے۔ مصروفیت اور اہمیت کے لحاظ سے یہ خدمت اجتماع کی اہم خدمات میں شمار کی جاتی ہے۔

مقام اجتماع میں داخلہ مقامی خدام کا

ہر مقامی خادم کا اجتماع میں شریک ہونا لازمی ہے۔ اگر کسی جائز عذر کے ماتحت کوئی خادم اجتماع میں شریک ہونے سے مستثنیٰ ہونا چاہے تو ۱۳- اخاء تک صدر محترم کی خدمت میں درخواست رخصت پیش کر کے منظوری حاصل کرے۔ مقامی خدام کا ۱۸- اخاء جمعرات کے روز مقام اجتماع میں خیمے نصب کرنے کے لئے داخلہ زعماء کے ہمراہ ہوگا۔ خیمے نصب کر کے خدام واپس گھروں کو چلے جائیں گے۔ ۱۹- اخاء جمعہ کے روز مقامی خدام ۱۲ بجے مجالس وار تنظیم کے ماتحت زعماء کے ہمراہ مقام اجتماع میں داخل ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس اس کا ضروری سامان اور نشان رکنیت ہونا لازمی ہے۔ سامان وغیرہ کی پڑتال گیٹ پر کی جائیگی۔ جو خدام وقت پر نہ آئینگے۔ ان سے ان کی دیری کی وجہ معلوم کی جائیگی اور غیر صحیح عذر پر باز پرس ہوگی۔

مقام اجتماع میں داخلہ — عام خدام کا

مقام اجتماع میں داخلہ کے لئے ہر خادم کے پاس نشان رکنیت کا ہونا ضروری ہے۔ جن خدام کے پاس نشان رکنیت نہ ہو۔ وہ مرکز سے منگوالیں۔ قائدین اور زعماء کرام ابھی سے اس کا اہتمام فرمائیں۔ نشان رکنیت (بیج) کی قیمت ۴ر ہے۔ داخلہ کے وقت جن خدام کے پاس نشان رکنیت نہیں ہوگا مقام اجتماع کے دروازے پر خرید سکتے ہیں۔

مقام اجتماع میں داخلہ — نمائندگان کا

مجالس ماتحت کی طرف سے آنے والے تمام نمائندگان کے لئے ضروری ہے کہ قائد مجلس کی طرف سے ایک تعارف نامہ اپنے ہمراہ لائیں۔ ورنہ جس نمائندہ کے پاس ایسا تعارف نامہ نہ ہوگا اسے شوریٰ اور انتخاب صدر کے اجلاس میں بحیثیت نمائندہ شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ جو قیادتیں اس کی پابندی نہیں کرینگی وہ اپنا حق نمائندگی اور حق رائے دہندگی ضائع کریں گی۔

مقام اجتماع میں داخلہ - بیرونی خدام کا

بیرونی خدام کے لئے ضروری ہے کہ اگر قائد مجلس خود ان کے ساتھ اجتماع میں شامل نہ ہو رہے ہوں۔ تو اس صورت میں ان کے پاس قائد کی طرف سے تعارف نامہ صدر محترم کے نام ہونا ضروری ہے۔ جس میں اجتماع میں شامل ہونے والے تمام خدام کے نام درج ہوں۔ اور یہ تعارف نامہ سب سے زیادہ ذمہ دار رکن کے سپرد کیا جائے۔

مقام اجتماع میں داخلہ — غیر خدام زائرین کا

(۱) غیر خدام احمدی زائرین ہر وقت مقام اجتماع میں تشریف لا سکتے ہیں سوائے سونے کے اوقات کے (۲) غیر خدام زائرین کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا (۳) داخلہ کا ٹکٹ دفتر بیرون انتظام مقام اجتماع سے ہر وقت مل سکے گا سوائے سونے کے اوقات کے (۴) واپسی پر ٹکٹ گیٹ کیپر کو واپس کرنا ہوگا (۵) بعض بزرگ زائرین حضرات کے لئے مستقل ٹکٹ جاری کئے جائیں گے (۶) دفتر بیرون انتظام مقام اجتماع اس امر کا ریکارڈ رکھے گا کہ کون کون بزرگ حضرات نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اور کس قدر وقت تشریف فرما رہے۔ شب بخیر کے بعد خدام کی حاضری کی رپورٹ کے ساتھ یہ رپورٹ بھی صدر محترم کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

دفتر اندرون — انتظام مقام اجتماع

دفتر ہذا کے سپرد حسب ذیل کام ہوں گے:-

خدام کے لئے وقتی رخصت کے ٹکٹ جاری کرنا۔ غیر حاضر خدام۔ وقتی رخصت کے وقت پر نہ آنے والے خدام کی رپورٹ۔ نگرانی اور حاضری کی رپورٹیں مرتب کر کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کرنا۔ بیرونی خدام اور نمائندگان کی رہائش کا انتظام کرنا۔

دفتر بیرون — انتظام مقام اجتماع

زعماء مقامی کے لئے خیمے نصب کرنے کی غرض سے ٹکٹ جاری کرنا۔ خدام کے سامان کی پڑتال کرنا۔ ٹکٹ داخلہ مقامی خدام۔ نمائندگان و بیرونی خدام۔ زائرین حضرات جاری کرنا۔ تمام کاموں کی رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں روزانہ پیش کرنا۔

خدام کی حاضری کے اوقات

	پہلا وقت	دوسرا وقت
۱۹- اخاء بروز جمعہ	۳۰-۱ بعد دوپہر	شب بخیر کے نصف گھنٹہ بعد
۲۰ ر اخاء بروز ہفتہ	دوپہر کھانے کے نصف گھنٹہ بعد	” ” ”
۲۱ ر ” ” اتوار	” ” ” ”	” ” ”

خادم کا سامان:- بخیہ۔ پلیٹ۔ گلاس۔ غلیل۔ رسی دو گز۔ ڈنڈا۔ چوڑی دو عدد (لمبی ۳۰×۳۰×۴۸ انچ کی تکون پٹی) سپر چے۔ رسی۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ۔ دیا سلائی۔ موٹی چھڑی۔ سائق کے پاس ایک بالٹی اور ایک لوٹا۔ اگر ٹارچ بھی ساتھ ہو تو آپ کو سہولت رہے گی۔

خیمہ کا سامان

دو کھمبے، چار موٹی چھڑیاں، آٹھ کھونٹیاں۔ رسی

خدام! پورے سامان کے ساتھ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اجتماع میں شریک ہوں۔ اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور خود اس کامیابی سے محظوظ ہوں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم مقام اجتماع

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر وقت بھیکتے ہوں۔ ان کا علاج کیا جا سکے وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل پن سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں بہت دور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرا دیں صحت ہو جائیگی۔ انشاءاللہ۔ قیمت دس روپے عنہ ۵

نوٹ:- میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔ پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی (پنج زبان) محمود نگر لکھنؤ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

139

آپ نے اپنی آدھی بچت سے ایک عمدہ سی زمین خرید لی اور باقی کپڑے، جواہرات اور دوسری متفرق چیزوں پر صرف کی . . . جی ہاں قیمتیں اس وقت چڑھ رہی تھیں اور آپ نے سمجھا تھا کہ آپ انہیں زیادہ قیمتوں پر بیچ کر بڑی آسانی سے نفع کما سکیں گے۔ مگر ہوا یہ کہ قیمتیں اور کم ہو گئیں اور آپ کی بہت سی رقم ڈوب گئی۔ میں نے اُسی وقت آپ کو خبردار کر دیا تھا۔"

بینک کے منیجر نے سنجیدہ کاروباری آدمی کی حیثیت سے یہی صلاح دی تھی کہ غیر محفوظ مدوں اور سٹہ بازی میں روپیہ نہ لگائیں، کیونکہ قیمتیں چڑھی ہوئی تھیں اور آئندہ گھٹنے والی تھیں۔ ہر سمجھدار آدمی کی صلاح اس وقت بھی یہی ہو گی۔ آپ اپنے بینک منیجر سے مشورہ کر کے دیکھیں۔

اس وقت روپیہ لگانے کی سب سے محفوظ اور بہترین مدیں یہ ہیں:

- نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس
- بینک کا بچت کھاتہ
- سرکاری قرضے
- بیمہ پالیسی
- انجمن امداد باہمی
- ڈاک خانے کا سیونگز بینک کھاتہ

اپنی رقم زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیا یا جواہرات میں نہ لگائیے۔ مستقبل کے لئے بچائیے اور احتیاط سے لگائیے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیے جہاں یہ محفوظ رہے اور بوقت ضرورت آپ کو مل سکے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

AARTSI

حبّ مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کی طاقت دینے اور کمزوری کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ عموماً بیماریوں کا اصلی سبب اعضائے رئیسہ کا کمزور ہونا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

قیمت ایک صد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

این۔ ڈبلیو۔ ریلوے سے حسب تفصیل ذیل سیکنڈ ہینڈ اور ناقابل استعمال ٹائپ رائٹر خریدنے کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں:—

پانچ گوسٹیٹنر ڈپلی کیٹرز
ایک ریمنگٹن ورٹیکل لیجر
ایک ریمنگٹن ٹائپ رائٹر۔ اور
ایک ریمنگٹن بک کیپنگ مشین

(یہ سب کے سب سیکنڈ ہینڈ اور ناقابل استعمال ہیں۔ جو فروخت کے لئے موجود ہیں)

ان کا معائنہ سٹیشنری ڈپو این۔ ڈبلیو۔ ریلوے پرنٹنگ پریس مغلپورہ میں ایام کار (ورکنگ ڈے) میں کسی ایک دن ۸ بجے صبح اور ۴ بجے شام کے درمیان وار چارج ہیڈ ڈپو (سٹور) انسپکٹر کے پاس اصالتاً درخواست پیش کرنے پر کیا جا سکتا ہے۔ ٹینڈر جن میں ہر مشین کا آئڈنٹی فیکیشن نمبر درج ہو (کہ جو مطلوب ہو) مندرجہ رقم کی دس فی صدی کی چیف کیشیئر اور ٹریژرر کی رسید کے ہمراہ بیعانہ کے طور پر دستخط کنندہ ذیل کے پاس سربمہر لفافہ میں جس پر "ٹینڈر برائے سیکنڈ ہینڈ اور ناقابل استعمال ٹائپ رائٹرز" وغیرہ الفاظ تحریر ہوں بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء بروز دوشنبہ ۲ بجے دوپہر تک پیش ہونے چاہئیں (بیعانہ کی رقم ٹینڈر قبول نہ ہونے کی صورت میں واپس ہو سکے گی)۔

کنٹرولر آف سٹورز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بخیریت ہندوستان پہنچ گئے

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ سر چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا آج کراچی پہنچ گئے۔ اور آج ہی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ گورنر برما رنگون روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل انہوں نے گورنر پنجاب کو تار دیا۔ جس میں ان کی اور لیڈی گلینسی کی میزبانی کا شکریہ ادا کیا۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ ہند چینی کے بارہ میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ٹوکیو ۱۱ اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمان کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا ہے۔ کہ جاپانی باہر سے کوئی چیز نہیں منگا سکتے۔ سوائے ان چیزوں کے جن کی اشد ضرورت ہو۔ یا جن کے متعلق یہ یقین ہو جائے۔ کہ وہ جاپان میں پیدا نہیں ہو سکتیں۔

ٹوکیو ۱۱ اکتوبر۔ بیرن شیڈی ہارا وزیر اعظم جاپان نے اپنی نئی گورنمنٹ کا پروگرام شائع کر دیا ہے۔ جس کی بنیاد اعلیٰ اصول پر رکھی گئی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ میری گورنمنٹ سچائی اور صداقت کے اصول پر کاربند رہے گی۔ اور انٹرنیشنل طریق پر کام کرے گی۔

کینبرا ۱۱ اکتوبر۔ آسٹریلین گورنمنٹ کے ہیڈ ڈاکٹر ریبا نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ انتخابات ۲۵ نومبر تک ختم ہو جائینگے۔

برلن ۱۱ اکتوبر۔ انٹرنیشنل ٹربیونل ججوں کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ جس میں بڑے بڑے جنگی مجرموں کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ اواخر ستمبر میں یہاں دنیا بھر کے ممالک کے نوجوانوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوگی۔ جس میں ۶۰ ملکوں کی طرف سے چار سو نمائندگان شرکت کریں گے۔

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ صدر ٹرومین نے مڈل ایسٹ کے امریکی سفیروں کو امریکہ میں مدعو کیا ہے۔ تاکہ وہ موجودہ حالات کے متعلق عینی شہادت دے سکیں۔ چنانچہ سفیر مصر اور کونسل جنرل آف فلسطین امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔

یروشلم ۱۱ اکتوبر۔ یہود کے ایک مسلح دستے نے حیفا کے پاس ایک کیمپ پر حملہ کر دیا۔ ایک عرب محافظ اور ایک سپاہی کو جان سے مار دیا۔ ایک یہودی بھی زخمی ہو گیا۔

رنگون ۱۱ اکتوبر۔ ہندوستان اور برما کی امریکی کمان نے بتایا ہے۔ کہ ہزاروں کی تعداد میں یورپین سپاہی بندرگاہوں پر پھر رہے ہیں۔ جو اپنے اپنے ملکوں کو واپس جانے والے ہیں۔ اندازہ ہے۔ کہ نومبر کے آخر تک ایک لاکھ کے قریب یورپین سپاہی چلے جائینگے۔

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ کل امریکن نمائندہ ہوس نے ایک بل پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے ہر سال ایک سو ہندوستانی امریکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور انہیں وہاں باقاعدہ شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ اس حکم کا اطلاق ان چار ہزار ہندوستانیوں پر بھی ہوگا۔ جو پہلے سے وہاں موجود ہیں۔ مزید غور کے لئے اس بل کو سینیٹ میں بھیج دیا گیا۔

سری نگر ۱۱ اکتوبر۔ لارڈ ویول وائسرائے ہند نے آج یہاں مہاراج ہری سنگھ ہسپتال کے افتتاح کی رسم ادا کی۔ اس کا سنگ بنیاد ۱۹۴۰ء میں لارڈ لنلتھگو نے رکھا تھا۔ اس میں تین سو مریضوں کی رہائش کا انتظام ہے۔

پیتھاپورم ۱۱ اکتوبر۔ پٹنہ ہائیکورٹ کے سابق جج ڈاکٹر کے۔ بی سین کانگرس میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے بہار پراونشل کانگرس کمیٹی کو درخواست بھیجدی ہے۔ کہ انہیں بہار اسمبلی کے انتخابات کے لئے کانگرس ٹکٹ دیا جائے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ برطانیہ کی بندرگاہوں میں مزدوروں کی ہڑتال کے نتیجہ کے طور پر انگلستان میں خوراک کی قلت کے خوفناک صورت اختیار کر جانے کا خطرہ ہے۔ صورت حالات کی نزاکت کا احساس اس سرکاری اعلان سے کیا جا سکتا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ باہر سے آنے والی خوراک کی بہم رسانی کے لئے ہڑتالیوں کے خلاف سخت کارروائی سے گریز نہ کرے گی۔ اور ضرورت پڑی تو جہازوں سے خوراک اتارنے کے لئے فوجوں سے کام لے گی۔ اس وقت خوراک سے بھرے ہوئے ۴۳ جہاز بندرگاہوں میں کھڑے ہیں۔ لیکن مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے مال نہیں اتارا جا سکا۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ لکسمبرگ ریڈیو کے اعلانچی نے امریکن ہیڈ کوارٹر کے اعلان کے حوالے سے بتایا۔ کہ ۱۵ نومبر سے امریکہ کے جرمن مقبوضہ علاقہ میں شہروں اور قصبوں میں فوجی حکومت اڑا دی جائیگی۔ اور تمام انتظام جرمن حکام کے سپرد کیا جائیگا۔ نئی حکومت کی پالیسی امریکی فوجی حکام کے حکم کے مطابق ہوگی۔ اور تمام مقامی جرمن حکام پر پوری طرح سے امریکی کنٹرول ہوگا۔

مونٹی وڈیو ۱۱ اکتوبر۔ بیونس ایرس سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کمبوڈی میو میں فوجی نقل و حرکت شروع ہونے کے علاوہ ارجنٹائن میں محاصرہ کی سی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ پیادہ فوجیں اور مشینی دستے بھی گشت کر رہے ہیں۔ بحری اور ہوائی فوج پریذیڈنٹ فیرل کو ایک مشترکہ الٹی میٹم پیش کرے گی۔

بنکاک ۱۱ اکتوبر۔ اتحادی فوجوں اور پولیس نے برما کے کٹھ پتلی وزیر اعظم باما کی بیوی چار لڑکیوں اور داماد کو گرفتار کر لیا ہے۔ جب ان سے باما کی جائے سکونت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ حکام کا خیال ہے۔ کہ باما تناسرم کی پہاڑیوں میں کہیں چھپا ہوا ہے۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر کے۔ ایل گابا نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ لاہور۔ امرت سر۔ گورداسپور اور فیروزپور ڈسٹرکٹ سے مرکزی اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ پچھلے انتخاب میں آپ نے اس حلقہ سے خان بہادر حاجی رحیم بخش کو شکست دی تھی۔ اب مولانا ظفر علی سے ان کی ٹکر ہوگی۔

لکھنؤ ۱۱ اکتوبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈین نیشنل آرمی کے کئی سو قیدیوں کا ایک دستہ یہاں لایا گیا ہے۔ ان کے خلاف کورٹ مارشل میں مقدمہ چلے گا۔ سماعت بند کمرے میں ہوگی۔

ٹوکیو ۱۱ اکتوبر۔ اتحادی فوجوں نے جاپان کے خزانے پر جس کی مالیت ۸۳ کروڑ روپے ہے۔ (سونے۔ چاندی اور پلاٹینم کی صورت میں) قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ پیری لاول سابق وشی وزیر اعظم نے جس کو پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ رحم کی درخواست کی ہے۔ فرانسیسی لوگوں کا ایک طبقہ بھی لاول سے ہمدردی رکھتا ہے۔ جب لاول سپین سے واپس آیا تھا۔ تو اس وقت فرانسیسی عوام میں اس کے لئے بالکل ہمدردی نہ تھی۔

بقیہ صفحہ ۵

نام چندہ دہندگان	رقم وصول شدہ
خدیجہ صاحبہ مدظلہ کلثوم آرا بیگم صاحبہ حلقہ مسجد فضل قادیان	۲۰
نذیر احمد صاحب چودھری جماعت نیروبی افریقہ	۱۰۶/۱۲
ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی پلگاؤں	۵۰۰
محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال جماعت جہور ضلع سیالکوٹ	۱۰۰
عبدالقدیر صاحب بدوہی کھڑک پور B.N.R	۵۰
سید محمد یوسف شاہ صاحب سکرٹری مال گھچر گجرات	۳۴/۸
مسٹر محمد یوسف صاحب معرفت سندھ سیمنٹ ورکس	۴۰
نذیر احمد خاں صاحب سکرٹری مال جماعت منٹگمری منجانب جمعدار محمد اسماعیل صاحب	۱۰۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر منجانب اہلیہ خود دارالفضل قادیان	۵۰
محمد امام صاحب آر۔ایم شموگہ	۱۰۰
میر کلیم اللہ صاحب شموگہ بذریعہ امانت	۵۰۰
شیخ غلام حسین صاحب سیکرٹری مال نئی دہلی	۲۸
سید حبیب اللہ شاہ صاحب لاہور بذریعہ امانت	۱۰۰
لجنہ اماء اللہ بنگہ ضلع جالندھر	۳۳/۳/۶
راجہ فضل داد خاں صاحب موضع ڈھلوال جہلم	۱۰۰
امام علی صاحب سکرٹری مال جماعت بھیرہ	۲۴/۸/-
دین محمد صاحب فرٹ معرفت مولوی محمد صدیق صاحب داتہ زیدکی	۲۰
محمد اسحاق صاحب محمد داؤد صاحب کلکتہ	۲۵
چودھری غلام حسین صاحب سفید پوش دارالفضل قادیان	۴۰۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ظفر احمد صاحب خانپور	۴۰
لیفٹیننٹ مبارک احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد الدین صاحب دارالبرکات	۱۰۰
چودھری محمد علی صاحب چک ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری	۳۵
لجنہ اماء اللہ قادیان	۵۵
غلام محمد صاحب ثالث حلقہ سول لائن لاہور	۱۳۲
مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل ملتان	۹۰
عبداللہ صاحب سکرٹری مال جماعت کھاریاں گجرات	۲۰
اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ	۱۰۰
قاضی شریف الدین احمد صاحب سکرٹری مال جماعت کوئٹہ	۲۴۰
کیپٹن عمر الدین صاحب لدھیانہ	۱۰۰
ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	۱۰۰
انور احمد صاحب کاہلوں جماعت کلکتہ	۲۱۹/۸/-
ڈاکٹر سید اختر صاحب بیگاؤں سی۔پی	۲۰
سید لال شاہ صاحب جماعت آنبہ	۶۵
محمد شہزادہ صاحب جماعت ڈھاکہ	۶۰
دفتر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	۱۸۵
چودھری فقیر محمد صاحب ڈی۔ایس۔پی قصور	۲۵
عبدالمجید صاحب جماعت چک سکندر	۲۰
میزان	۱۴۲۸۶/۱/۶
بیس روپے سے کم رقوم کا میزان	۱۸۵۷/۸/۹
کل میزان	۱۶۱۴۴/۳/۳

(ناظر بیت المال)